

47643- کیا ایک دن کی اقامت والا مسافر جمع اور قصر کرے گا؟

سوال

میں اپنے والد کے ساتھ سفر پر گیا اور ایک دن رہنے کے بعد واپس آ گئے کیا اس دن ہم نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا کریں یا کہ جمع نہیں بلکہ قصر کرینگے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اہل علم رحمہم اللہ قصر کرنے کی مدت میں اختلاف ہے اگر محدود مدت کا قیام ہو تو قصر و گرنہ نماز پوری ادا کرنا ہوگی اس میں بہت سے اقوال ہیں : مذاہب اربعہ کے مطابق اگر مسافر کی مدت اقامت تین یوم ہو تو وہ سفر کی رخصت پر عمل کر سکتا ہے۔

ابن رشد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اور ان کا اس مدت اقامت میں اختلاف جس میں مسافر نماز قصر کر سکتا ہے بہت زیادہ ہے، اس میں ابو عمر یعنی ابن عبد البر رحمہ اللہ نے تقریباً گیارہ اقوال بیان کیے ہیں، لیکن ان میں سے مشہور وہ ہیں جن پر فقہاء امصار ہیں اور اس میں ان فقہاء کے تین اقوال ہیں :

پہلا قول :

امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر مسافر چار یوم کے قیام کا عزم کرے تو وہ نماز پوری ادا کرے گا۔

دوسرا قول :

امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جب وہ پندرہ یوم کی اقامت کا ارادہ رکھے تو نماز پوری ادا کرے گا۔

تیسرا قول :

امام احمد اور داود رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر وہ چار یوم سے زیادہ اقامت کا ارادہ کرے تو نماز پوری ادا کرے گا۔

اس میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ : شرع اس معاملہ میں ساکت ہے، اور تحدید پر قیاس سب کے ہاں ضعیف ہے، اسی لیے یہ سب اس پر مائل ہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب کے لیے ان احوال سے استدلال کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں کہ آپ نے اس مدت قیام میں نماز قصر کی، یا پھر اسے مسافر کا حکم بنایا۔

دیکھیں : بدایۃ المجتہد (1/122-123)۔

اس بنا پر صورت مسئلہ میں ایک روز مدت قیام میں نماز قصر کرنے کے متعلق آئمہ کرام کا کوئی اختلاف نہیں۔

دوم:

رہا نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ: اگر تو وہ راستے میں ہے تو اس کے لیے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء جمع کرنا افضل ہے یا تو جمع تقدیم کرے یا پھر جمع تاخیر اسے جس میں آسانی ہو کر سکتا ہے۔

اور اگر وہ پڑاؤ ڈال چکا ہے (مثلاً جو شخص اپنی منزل پر پہنچ گیا ہو یا پھر کچھ دیر آرام کرنے کے لیے راستے میں اترا ہو) تو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ نمازیں جمع نہ کرے، اور اگر جمع کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دونوں طرح ہی جائز ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

قولہ: "فی سفر قصر" قصر کے سفر میں، اس کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ مسافر کے لیے نمازیں جمع کرنی جائز ہیں، چاہے وہ راستے میں ہو یا پڑاؤ کر چکا ہو، اور علماء کرام کے ہاں یہ مسئلہ اختلافی ہے۔

ان میں سے کچھ کا کہنا ہے کہ: مسافر کے لیے اس وقت نمازیں جمع کرنی جائز ہونگی جب وہ چل رہا ہو، نہ کہ پڑاؤ کی حالت میں ہو۔

انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں چل رہے ہوتے تو نمازیں جمع کرتے"

اور اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں نمازیں جمع نہیں کیں، کیونکہ آپ پڑاؤ کی حالت میں تھے، وگرنہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے؛ اس لیے کہ آپ نماز قصر کر رہے تھے...

دوسرا قول:

مسافر کے لیے نمازیں جمع کرنی جائز ہیں، چاہے وہ سفر میں ہو یا پڑاؤ کر چکا ہو۔

انہوں درج ذیل امور سے استدلال کیا ہے:

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کی حالت میں غزوہ تبوک کے موقع پر نمازیں جمع کی تھیں۔

2- صحیحین میں ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مروی ہے کہ:

"حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے الطح میں پڑاؤ کیا، ایک روز آپ سرخ جبہ پہنے ہوئے نکلے اور لوگوں کو ظہر اور عصر کی نماز دو دور کعت پڑھائی"

ان کا کہنا ہے کہ حدیث کا ظاہر بتاتا ہے کہ یہ دونوں نمازیں جمع کی گئی تھیں۔

3- درج ذیل حدیث ابن عباس کا عموم:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نمازیں مدینہ میں بغیر کی خوف اور بارش کے جمع کیں"

4- جب بارش وغیرہ کے لیے جمع کرنا جائز ہے، تو سفر کی وجہ سے بالاولیٰ جمع کرنا جائز ہے۔

5- مسافر کے لیے ہر نماز وقت میں ادا کرنے پر مشقت ہے، یا تو تھکاوٹ کی بنا پر یا پھر پانی کی قلت کے باعث یا کسی اور سبب سے۔

اور صحیح یہ ہے کہ مسافر کے لیے نمازیں جمع کرنی جائز ہیں، لیکن جو سفر میں ہے اس کے لیے مستحب اور جو پڑاؤ کر چکا ہے اس کے جائز ہے مستحب نہیں، اگر جمع کر لے تو کوئی حرج نہیں، اور اگر جمع نہ کرے تو یہ افضل ہے۔

دیکھیں: الشرح الممتع (390-387/4)۔

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (50312) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔